ظفر احمد
استاد شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

اُردو املا: سفارشات کا تقابلی مطالعہ

Zafar Ahmed

Department of Urdu,

National University of Modern Languages, Islamabad

Urdu Imla:A Study of Recommendations

Study of Urdu Imla is an area where certainly a lot of prospects can be seen. From the begining Urdu Imla has been changing its form constantly it forms. After the partition Urdu world divided into two parts: India and Pakistan. Both countries established institutes and organizations to develop the langauge. In this article it is attempted to know the works and differences between both countries Urdu Imla.

اردو املا کے ارتقائی سفر کا مطالعہ کافی دل چسپی کا حامل ہے۔ یہ ہمیں اس بات کی خبر دیتا ہے کہ املا کی کئی صورتیں مختلف ادوار میں مروج رہی ہیں۔ دکنی اردو میں املا کے جو نمونے ملتے ہیں انہیں آج قاری بمشکل پڑھ سکتا ہے۔ شمالی ہند میں املا کو آسان اور قابل فہم بنانے کی کوشش کی گئی۔ اساتذہ خصوصاً استاد ناسخ کا نام یہاں لیا جا سکتا ہے۔ اردو پرنٹنگ پریس اور ٹائپ رائٹر کے آنے سے بھی اردو املا نے کئی صورتیں بدلیں۔ چونکہ اردو زبان میں بھی عہد بہ عہد تبدیلیاں واقع ہوتی رہیں لہٰذا املا کو اپنے زمانے کی زبان سے ہم آہنگ رکھنے کی ضرورت ہر دور میں محسوس کی گئی۔

پاکستان میں اردو کی ترقی کے لیے سرکاری و نجی ہر دو سطحوں پر ادارے قائم ہوئے، ان کے علاوہ بعض محققین انفرادی طور پر بھی اس عمل میں شریک رہے۔ تقریباً ایسی ہی صورت بھارت میں بھی نظر آتی ہے۔ تقسیم ہند کے بعد اردو املا کے حوالے سے سرکاری سطح پر سامنے آنے والی دو کتابیں اپنے موضوع اور مواد کے لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ یہ دراصل دو کمیٹیوں کی سفارشات ہیں جو اب کتابی صورت میں دستیاب ہیں۔ بھارت میں 'ترقی اردو بورڈ' اور پاکستان میں 'مقتدرہ قومی زبان' نے یہ کارنمایاں سرانجام دیا۔ ذیل میں انہی دو کتابوں کا تعارف اور تقابلی مطالعہ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ املا کے ضمن میں کیا کیا معاملے حل طلب ہیں۔ نیز یہ بھی مقصود مطالعہ ہے کہ پاکستانی اور بھارتی اردو املا میں کہاں اور کتنا فرق ہے۔

'املا نامہ' ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی مرتبہ کتاب ہے۔ ترقی اردو بورڈ (ہند) نے ۱۹۷۳ء میں ایک املا کمیٹی ڈاکٹر عابد حسین کی صدارت میں قائم کی، دیگر ارکان رشید حسن خان اور گوپی چند نارنگ تھے۔ اس سہ رکنی کمیٹی نے غور و خوص اور بحث و مباحثے کے بعد کچھ سفارشات منظور کیں جو کتابی صورت میں پہلی بار ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی۔ ۱۹۹۲ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن

منظر عام پر آیا۔اس نئے ایڈیشن میں زیادہ تر پرانی سفارشات برقرار رکھی گئیں تھیں البتہ پہلے ایڈیشن کی جن سفارشات پر مختلف ماہرین کی طرف سے اعتراضات ہوئے، ان پر نظر ثانی کی گئی۔اس طرح بعض سفارشات میں تبدیلیاں بھی لائی گئیں۔ مذکورہ کتاب کی پہلی جلد میں زیادہ تر انہی اصطلاحات کو اپنایا گیا جو انجمن ترقی اردو کی کمیٹی اصلاح رسم خط (۴۴۔۱۹۴۳ء) نے پیش کی تھیں۔البتہ باقی اصطلاحات جو بقول گوپی چند نارنگ انقلابی تبدیلیوں پر مبنی تھیں [۱]، انہیں نظرانداز کیا گیا۔ڈاکٹر نارنگ کے الفاظ میں۔

> ''کمیٹی کی متعدد نشستوں میں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور انجمن کی کمیٹی اصلاح رسم خط کی مجوزہ اصطلاحات اور دوسرے مسائل پر غور و خوص ہوا۔ بنیادی اصول طے کیے گئے اور سفارشات مرتب کرنے کا کام راقم الحروف کو سونپا گیا۔رشید حسن خان نے اردو املا پر عالمانہ اور مبسوط کتاب لکھی، جس میں بنیادی اصولوں کی وضاحت کی گئی، مختلف عنوانات کے تحت ضروری الفاظ کی فہرستیں شامل کی گئیں اور لغات میں پائے جانے والے انتشار اور غلط نگاری کا تفصیلی جائزہ لے کر ترجیحی صورتوں کا تعین کیا گیا۔لیکن واضح رہے کہ یہ کتاب ایک فرد واحد کا کام ہے۔کمیٹی نے ان کے کام اور ان کے مشوروں سے استفادہ کیا۔لیکن جس طرح کمیٹی نے ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور انجمن کی کمیٹی اصلاح رسم خط کی کئی اصطلاحات کو رد کر دیا، رشید حسن خان کی بعض باتوں سے بھی کمیٹی باوجود کوشش کے متفق نہ ہو سکی اور املا نامہ میں متعدد سفارشیں ان سے ہٹ کر کی گئیں۔'' (۲)

پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے بعد جب ماہرین نے بعض سفارشات سے اختلافات کرتے ہوئے ان پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا تب ایک نئی کمیٹی تشکیل دی گئی۔اب کی بار یہ کمیٹی گیارہ ارکان پر مشتمل تھی اور اس سلسلے میں متعدد جلسے ہوئے اور بالآخر اختلافی امور کو حتی الوسع کم کرنے کی سعی کی گئی۔ یہاں گوپی چند نارنگ فرماتے ہیں۔

> ''ہر ہر سفارش کو بار بار دیکھا اور پرکھا گیا۔املا نامہ طبع اول کی سفارشات، انجمن ترقی اردو کی کمیٹی اصلاح رسم خط کی اصل تجاویز، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے بنیادی کام، رشید حسن خان کی تصنیف، حفظ الرحمان واصف کی تنقیدی کتاب اور املا سے متعلق ڈاکٹر ابو محمد سحر اور دیگر حضرات کے مضامین، تبصروں اور بحثوں کو سامنے رکھا گیا۔چلن، استعمال عام اور مروجہ طریقوں کو پوری اہمیت دی گئی، اور خاصے غور وخوص اور بحث و تمحیص کے بعد انتہائی معروضی طور پر فیصلے کیے گئے، اور جہاں جہاں ضروری تھا لسانی وصوتی توجیہ کو انتہائی مختصر طور پر لیکن واضح الفاظ میں درج کر دیا گیا۔کئی جگہ اصولوں اور قاعدوں میں ترمیم وتنسیخ کی گئیں۔بعض توجیہات بدلی گئیں، بعض مقامات پر ازروئے اصل حک واصلاح کی گئی تو بعض جگہ چلن اور رواج کو بنیادی حیثیت دینے کی وجہ سے تبدیلی کرنا پڑی۔کئی شقیں حذف کر دی گئیں، چند ایک کا اضافہ بھی ہوا، اور کچھ گوشوں کو یکسر بدل دینا پڑا۔غرض املا نامہ کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں ترمیم وتنسیخ اور اصلاح واضافے کا عمل جگہ جگہ دکھائی دے گا اور یہ ضروری بھی تھا۔'' (۳)

مقتدرہ قومی زبان نے جون، ۱۹۸۵ء میں سفارشات املا و رموز اوقاف کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا، جس میں ڈاکٹر سید عبداللہ سمیت دیگر کئی علماء زبان وادب نے شرکت کی۔اس سیمینار کی پانچویں نشست میں بعض سفارشات منظور کی گئیں، البتہ مزید غور وفکر اور تفصیلی جائزے کے لیے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی۔اس ذیلی کمیٹی کے اراکین کی تعداد سات تھی۔کمیٹی کے دو جلسے بالترتیب ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۵ء اور ۱۶ فروری کو منعقد ہوئے اور حتمی سفارشات کتابی صورت میں جون ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئیں۔ (۴)

کتاب کے دیباچے میں ڈاکٹر اعجاز راہی نے مختصراً اردو املا اور رموز واوقاف کے مسائل کا ذکر کیا ہے۔اس سلسلے

میں انہوں نے تین مکتبہ ہائے فکر کی نشاندہی کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

''مختلف طبقہ ہائے فکر اپنا اپنا مسلک رکھتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ املا کو اپنے ماخذ کے قریب تر رہنا چاہیے۔ بعض کے نزدیک اخذِ الفاظ کو اپنے صوتی آہنگ کے تابع کیے بغیر لفظ سے مغائرت برقرار رہتی ہے اور جب تک صوتی نظام کے تابع نہ ہو جائے، زبان کا حصہ نہیں بن سکتا۔ یہ طبقہ تسہیل و تطہیر کی طرف راغب رہتا ہے اور اردو حروف تہجی سے بعض حروف کو خارج کر دینے تک چلا جاتا ہے۔ لیکن ایک تیسرا نقطۂ نظر رکھنے والا مکتب بھی موجود ہے، جو نہ تو ماخذ پر بقدر شدت اصرار کرتا ہے اور نہ ہی تسہیل و تطہیر کے زیر اثر تقلیب و تصرف کا اس حد تک حامی ہے کہ لفظ اپنے اصل ماخذ سے جدا ہو جائے''۔ (۵)

عبارت چونکہ جملوں سے بنتی ہے اور جملہ الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے، لہذا لفظ عبارت کا بنیادی عنصر ٹھہرتا ہے۔ پس لفظ کی درستی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر یہاں غلطی سرزد ہو جائے تو پہلے جملہ پھر پوری عبارت غلط ہو جاتی ہے۔ اعجاز راہی املا کے ضمن میں تین باتیں ضروری گردانتے ہیں۔

۱۔ لفظ کے حروف

۲۔ حروف کی صحیح ترتیب

۳۔ حروف کی معین شکلیں (۶)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ کتابوں کی سفارشات کا مختصراً جائزہ لیا جائے اور ان امور کی نشاندہی کی جائے جن میں دونوں کمیٹیوں کے درمیان اختلاف ہے اور مستند لغات کی مدد سے ان الفاظ کا رائج املا جاننے کی بھی کوشش کی جائے گی۔

الف: اردو املا میں 'الف' کی کئی صورتیں ہیں مثلاً 'الف مقصورہ' (جو کہ خالص عربی حرف ہے) کا املا۔ اس بارے میں دونوں کمیٹیوں کی تقریباً ایک ہی رائے ہے۔ یعنی ایسے الفاظ کو عربی طریقے ہی سے لکھا جائے لیکن جہاں اردو میں کوئی لفظ اگر نئے ہجے کے ساتھ رواج پا گیا ہے تو نئے طریقے سے لکھا جائے، البتہ بعض ذیلی نکات پر مختلف رائے سامنے آئی ہے مثلاً رحمٰن، اسمٰعیل، مولٰنا، یٰسین، علیحدہ وغیرہ۔ اول الذکر کمیٹی نے سفارش کی ہے ایسے الفاظ چونکہ اردو میں پورے الف سے لکھے جاتے ہیں لہذا انہیں بصورت رحمان، اسماعیل، مولانا، یاسین، علاحدہ لکھنا چاہیے جبکہ ثانی الذکر کمیٹی نے دونوں طریقوں کو صحیح قرار دیا ہے۔ (۷)

عربی کے ایسے مرکبات کو جن میں 'الف لام' آتا ہے، دونوں کمیٹیوں نے عربی املا کے مطابق برقرار رکھنے کی سفارش کی ہے۔ 'الف' اور 'ہائے مختفی' کا مسئلہ بھی دونوں کمیٹیوں کے پیش نظر رہا اور چند نکات کے علاوہ دونوں کے ہاں ایک ہی سفارش ملتی ہے۔ مثلاً عربی، فارسی اور ترکی کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں 'الف' کی آواز ہے، انہیں ترقی اردو بورڈ کی سفارش کے مطابق 'ہ' سے مروج الفاظ کو 'ہ' ہی سے اور باقی الفاظ کو 'الف' سے لکھا جائے۔ (۸) جبکہ مقتدرہ قومی زبان، پاکستان کی کمیٹی نے دونوں طریقوں کو درست قرار دیا ہے۔ (۹) مثلاً: چغہ، چغا۔ خاکہ، خاکا۔ نقشہ، نقشا وغیرہ۔ 'فرہنگ تلفظ' میں شان الحق حقی نے چغا 'الف' کے ساتھ لکھا ہے۔ خاکہ 'ہ' کے ساتھ اور نقشہ بھی 'ہ' کے ساتھ لکھا ہے۔ (۱۰) اردو لغت بورڈ، کراچی میں مذکورہ بالا الفاظ کا املا پاکستانی طریقے کے مطابق ہے۔ (۱۱)

تنوین: تنوین کی پہلی صورت یعنی 'الف' پر دو زبر کے ضمن میں دونوں کمیٹیوں کے درمیان اتفاق ملتا ہے لیکن دوسری صورت یعنی 'ۃ' پر تنوین لگانے کے معاملے میں دونوں کی سفارشات مختلف ہیں۔ بھارتی کمیٹی کے مطابق اردو میں چونکہ 'تائے مدورہ' کو ہمیشہ 'ت' سے لکھنا چاہیے، اس لیے تنوین 'ت' کے بعد 'الف' کا اضافہ کر کے لکھی جائے۔ (۱۲) جبکہ یہاں پاکستانی کمیٹی عربی قاعدے کے مطابق تنوین لگانے کے حق میں ہے۔ (۱۳)

بھارتی کمیٹی	پاکستانی کمیٹی
ارادتاً	ارادۃً
دفعتاً	دفعتہً
کلیتاً	کلیۃً

اردو لغت بورڈ، کراچی میں املا کی دونوں صورتیں موجود ہیں۔ یعنی 'الف' اور تنوین کے ساتھ بھی اور 'ۃ' اور تنوین کے ساتھ بھی۔ (۱۴)

ذ، ز: ان دو حروف کے استعمال میں بھی دونوں کمیٹیوں کے مابین بعض نکات پر اختلاف سامنے آیا ہے۔ مثلاً

بھارتی کمیٹی	پاکستانی کمیٹی	اردو لغت بورڈ، کراچی
گزارش	گذارش	گزارش (۱۵)
شکرگزار	شکرگذار	شکرگزار (۱۶)
خدمت گزار	خدمت گذار	خدمت گذار (۱۷)

ہمزہ اور الف: تین شقوں پر دونوں کمیٹیاں متفق ہیں، صرف ایک شق ایسی ہے جہاں دونوں کمیٹیوں کی سفارشات مختلف ہیں۔

بھارتی کمیٹی	پاکستانی کمیٹی	اردو لغت بورڈ، کراچی
تاثّر	تأثر	تاثّر (۱۸)
جرآت	جرأت	جرأت (۱۹)
قرآت	قرأت	قرآت (۲۰)

حاصل مطالعہ اس بات کو قرار دے سکتے ہیں کہ بھارتی اور پاکستانی اردو املا میں اختلافات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند شقیں ہی ایسی ہیں جن پر دونوں کمیٹیوں کی سفارشات برعکس ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مشترکہ سطح پر ان اختلافی امور کو دور کرنے کی کوشش کی جائے، تاکہ اردو زبان و املا کی بلاغت میں مزید تیزی آسکے۔

حوالہ جات

۱۔ گوپی چند نارنگ، املا نامہ (سفارشات املا کمیٹی، ترقی اردو بورڈ، بھارت)، سرحد اکیڈمی، ایبٹ آباد، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۲۷

۲۔ ایضاً، صفحہ ۲۶

۳۔ ایضاً، صفحہ ۳۳

۴۔ اعجاز راہی، سفارشات املا و رموز اوقاف، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، صفحہ ۷

۵۔ ایضاً، صفحہ ۸

۶۔ رشید حسن خان، اردو عبارت کیسے لکھیں، تخلیقات، لاہور، صفحہ ۷

۷۔ گوپی چند نارنگ، املا نامہ (سفارشات املا کمیٹی، ترقی اردو بورڈ، بھارت)، سرحد اکیڈمی (قلندر آباد)، ایبٹ آباد، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۵۱

۸۔ اعجاز راہی، سفارشات املا و رموز اوقاف، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، صفحہ ۱۱

۹۔ گوپی چند نارنگ، املا نامہ (سفارشات املا کمیٹی، ترقی اردو بورڈ، بھارت)، سرحد اکیڈمی، ایبٹ آباد، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۵۲

۱۰۔ اعجاز راہی، سفارشات املا و رموز اوقاف، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، صفحہ ۱۱

۱۱ حقی شان الحق، فرہنگ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء

۱۲۔ فرمان فتح پوری ڈاکٹر، (مدیر اعلیٰ)، اردو لغت (تاریخی اصولوں پر)، اردو لغت بورڈ، کراچی، ۱۹۸۷ء

۱۳۔ گوپی چند نارنگ، املا نامہ (سفارشات املا کمیٹی، ترقی اردو بورڈ، بھارت)، سرحد اکیڈمی (قلندر آباد)، ایبٹ آباد، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۵

۱۴۔ اعجاز راہی، سفارشات املا و رموز اوقاف، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، صفحہ ۱۷

۱۵۔ فرمان فتح پوری ڈاکٹر، (مدیر اعلیٰ)، اردو لغت (تاریخی اصولوں پر)، اردو لغت بورڈ، کراچی، ۱۹۸۷ء

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ایضاً